سوال

(307) طلاق کے الفاظ اور زنا کے بعد نکاح کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص دو بھائی ہیں۔ بڑے بھائی نے اپنی عورت کو عرصہ تین چار برس سے چھوڑدیا ہے اورنان ونفقہ اس کا بند کردیا اور باہر میں جا کر ایک عورت کرلیا۔ عورت اس کی آوارہ ہوگئی۔ ایک معتبر آدمی نے کہا کہ ہم نے دو آدمی کے سامنے اس سے کہا کہ عورت کو رکھو۔ وہ جواب دیا کہ ہم اس کو ہرگز نہیں رکھیں گے اور نہ ہم سے کچھ واسطہ ہے، جہاں چاہے چلی جائے۔ چونکہ یہاں طلاق کا کہنا نہیں جانتے، یہ کہنا اس کا بجائے طلاق کے ہوسکتا ہے یا نہیں؟ چونکہ وہ عورت اس کے بھائی چھوٹے سے آشنا ہوگئی اور ایک لڑکا بھی جنا۔ وہ عورت اوراس کے شوہر کا بھائی دونوں راضی ہیں کہ نکاح ہوجائے۔ نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اگر ہوسکتا ہے توکس صورت سے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اولاً اس بات کی تحقیق کرلی جائے کہ عورت مذکورہ کے شوہر نے الفاظ مذکورہ "ہم اس کو ہرگز نہیں رکھیں گے اور نہ ہم سے کچھ واسطہ ہے جہاں چاہے چلی جائے۔" فی الواقع عورت مذکورہ کے حق میں کہے تھے یا نہیں۔ اگر کہے تھے تو یہ دریافت کیا جائے کہ کیا وہاں کے لوگ ان الفاظ کے بولنے سے طلاق دینا ہی مراد لیتے ہیں یا شوہر عورت مذکورہ نے ان الفاظ کے بولنے سے طلاق دینا ہی مراد لیا ہے؟ توان دونوں صورتوں میں عورت مذکورہ پر طلاق پڑگئی۔ پھر اگر عورت مذکورہ اپنے شوہر مذکور کی مدخولہ نہیں ہوچکی ہے یا ہوچکی ہے، مگر عدت طلاق مذکور کی گزر چکی ہے توان دونوں صورتوں میں عورت مذکورہ اوراس کے شوہر کے بھائی میں نکاح ہوسکتا ہے اور اگر عدت نہیں گزر چکی ہے تو بعد عدت گزر جانے کے نکاح ہوسکتا ہے۔ مگران سب صورتوں میں یہ شرط ہے کہ عورت مذکورہ اوراس کے شوہر کا بھائی دونوں بدکاری سے سچی توبہ کرلیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ:508

محدث فتویٰ